دل کی بات

مخلوط انتخابات کا فیصلہ

وفاقی کابینہ نے نئی انتخابی اصلاحات کے ذریعہ مخلوط طرز انتخاب اور اقلیتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب سے موجودہ حکومت برسراقتدار آئی ہے اپنے اقدامات کے ذریعہ مسلسل سیکولر ازم کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بانئ پاکستان جناب محمد علی جناح نے جداگانہ انتخاب کے ذریعہ ہی برصغیر کے مسلمانوں کو حقوق دلوانے کی جنگ کی تھی اور دو قومی نظریہ پیش کیا تھا مگر آج انہی کے نام لیوا حکمرانوں اور بزعم خود ان کے جانشینوں نے وہی دو قومی نظریہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ جداگانہ انتخاب پاکستان کی بنیاد ہے اور حکومت نے اسی بنیاد کو مسمار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بے شرمی کی حد یہ ہے کہ ایک وفاقی وزیر نے اپنے اخباری بیان میں کہا کہ "یہ فیصلہ قائداعظم کے نظریہ واصول کے عین مطابق ہے۔" اگر یہ درست ہے تو پھر پاکستان کس لئے بنایا تھا؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اقدام پاکستان کا نظریاتی تشخص ختم کر کے اسے سیکولر سٹیٹ بنانے کی گھناؤنی اور غیر ملکی سازش ہے جس کی تکمیل موجودہ حکمرانوں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ اس طرزِ انتخاب سے اقلیتیں انتشار کا شکار ہوں گی اور اپنے حقوق کا صحیح تحفظ نہ کر سکیں گی۔

اس بات کو تو خود اقلیتیں بھی تسلیم کرتی ہیں کہ ان کے حقوق کا تحفظ جداگانہ طرزِ انتخاب میں ہے۔ اور مخصوص نشستوں کے ذریعہ انہیں جو حقوق حاصل ہوئے ہیں اور جو مناصب عطاء ہوئے ہیں وہ دوسرے طریقہ سے نہیں ہوئے۔

علاوہ ازیں انتخابی اصلاحات کے ذریعہ شناختی کارڈ کی پابندی ختم کرنے اور سیاسی جماعتوں کو انتخابی مہم کے اشتہارات پر ایک کروڑ روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ نئی انتخابی اصلاحات ملک و قوم کے لئے تباہ کن ہیں۔

۱۔ مخلوط انتخابات سے پاکستان کا نظریاتی تشخص ختم ہوگا۔

۲۔ شناختی کارڈ کی پابندی کے خاتمہ سے دھاندلی کا دروازہ کھلے گا۔

۳۔ اور سیاسی جماعتوں کو اشتہارات پر ایک کروڑ روپیہ خرچ کرنے اجازت دینے سے انتخاب صرف جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا مشغلہ بن کر رہ جائے گا۔

چھوٹی جماعتوں اور غریب آدمی کے لئے انتخاب میں حصہ لینا ناممکن ہو جائے گا دو جماعتی نظام رائج کرنے کی راہ ہموار ہو گی اور یہی امریکہ کی خواہش و آرزو ہے جس کی تکمیل کے لئے موجودہ حکومت سرگرم ہے۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان اصلاحات کو واپس لے اور ممبرانِ قومی اسمبلی ان کو مسترد کر دیں۔